محمد الیاس

# مسجد اقصیٰ، پنجۂ یہود میں

فلسطین میں کچھ دنوں سے اسرائیلی مظالم میں اتنا اضافہ ہو گیا ہے کہ اس سے پہلے اتنا زیادہ ظلم و ستم نہیں ہوا اس کے پس پردہ حقائق کیا ہیں؟ اس کیا وجوہات ہیں کہ مظلوم فلسطینی عوام پر قیامت صغریٰ برپا ہے۔ مساجد تک محفوظ نہیں ہیں ان حقائق اور وجوہات کو جاننے کیلئے ہمیں یاسر عرفات اتھارٹی کی غداری اور اقوام متحدہ کی بے حسی کو مد نظر رکھنا ہوگا۔ ان حقائق کو جاننا از حد ضروری ہے کہ کس جرم کی پاداش میں فلسطینی عوام ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ وہ کون سے عوامل ہیں کہ جس کیلئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔

یاسر عرفات نے مظلوم و مجبور فلسطینی عوام کے ساتھ اس طرح غداری کی ہے کہ جس کو دیکھ کر میر جعفر و میر صادق بھی شرما گئے ہوں گے۔ نام نہاد قیام امن معاہدوں کی آڑ میں یاسر عرفات نے یہود و نصاریٰ سے مذاکرات کیے۔ بھاری رقوم ان سے وصول کی اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا۔ امریکہ کے اشارۂ ابرو پر چلنے والا یاسر عرفات یہ کیوں بھول گیا تھا کہ اس کے اس کردار اور منافقانہ چال سے فلسطینی مسلمان کس تکلیف اور دکھ میں گزر رہے ہیں اور گزریں گے۔ کیمپ ڈیوڈ مذاکرات کی ناکامی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کہ امریکہ اور اسرائیل نے فلسطین میں قیام امن کے لئے کسی صورت میں بھی مخلص نہیں۔

نام نہاد اوسلو عقائد بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اب امریکہ نے اپنے حرامی بچے اسرائیل کو فلسطین میں مکمل من مانی کرنے کی کھلی اجازت دے دی ہے۔

فلسطین میں موجودہ ظلم و ستم اور سنگین حالات کو دیکھتے ہوئے فلسطین کی اسلامی مزاحمتی تحریک "حماس" کے بانی و چیئرمین شیخ احمد یٰسین نے اسرائیل کے خلاف جہاد کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ جس کی تائید کئی پاکستانی حق پرست علماء کرام نے بھی کی ہے، ان میں حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی دامت برکاتہم کا نام قابل ذکر ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مسلمان قوم اس پر کہاں تک عمل پیرا ہوتی ہے۔ حماس کے اس اقدام سے یاسر عرفات اتھارٹی بری طرح خائف ہے کہ حماس نے جہاد کا اعلان کر کے اس کے تمام منصوبوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ شیخ احمد یٰسین کے اس فتویٰ کے کچھ دنوں بعد ہی یاسر عرفات اتھارٹی کے کارندوں نے حماس کے مرکزی رہنما کو گرفتار کر لیا اور اسے ٹارچر سیل میں بند کر کے اس پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے۔

اقوام متحدہ فلسطین میں اسرائیل کے مظالم کو دیکھ کر خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔ حالانکہ اسکی قرارداد میں یہ شامل ہے کہ مظلوم کو ظالم کے پنجے سے آزاد کرانا اور مستحق کو اس کا حق دلانا اس کا بنیادی مقصد و منشور ہے۔ لیکن اقوام متحدہ ایسا کرنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ وہ امریکہ روس و برطانیہ کا ایجنٹ ادارہ ہے وہ اپنے یہود و انصاریٰ آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے کوئی بھی اقدام نہیں اٹھا رہا۔ اس کا حکم امریکہ کے حکم کے بغیر نہیں چل سکتا۔ اقوام متحدہ کو مشرقی تیمور میں اپنے عیسائی بھائیوں پر ہونے والا ظلم بہت جلد نظر آ گیا اور صرف چند مہینوں میں مشرقی تیمور کو آزاد کر کے ایک اور اسرائیل پیدا کر دیا۔ اقوام متحدہ کو فلسطین میں ہونے والا ظلم کیوں نظر نہیں آ رہا۔ اقوام متحدہ کو فلسطین، کشمیر، چیچنیا اور بوسنیا میں ہونے والا ظلم صرف اس لیے نظر نہیں آتا کہ یہ علاقے مسلمان

ہیں اگر خدا نخواستہ یہ یہودی و عیسائی ممالک کا حصہ ہوتے تو ان کو کب سے آزادی جیسی نعمت حاصل ہو چکی ہوتی۔ اقوام متحدہ کو اپنے رویے، نظریے سوچ اور سمجھ میں مثبت تبدیلی پیدا کرنا ہوگی۔

نام نہاد انسانی حقوق کا پرچار کرنے والی این جی اوز اس سنگین مسئلے پہ صرف نظر کیوں کیئے ہوئے ہیں۔ دن رات انسانی حقوق کا واویلہ کرنے والی این جی اوز کو فلسطین، کشمیر اور چیچنیا میں ہونے والا ظلم نظر کیوں نہیں آتا۔ یہ این جی اوز مغربی ممالک کی پیدا کردہ ہیں جن کا مقصد پاکستان میں قیام امن کو تباہ کرنے، فحاشی و عریانی کو فروغ دینا ہے۔ ان میں چھپے ہوئے قادیانی رفاعی کاموں کی آڑ میں اپنے مذموم و سنگین مقاصد پورے کر رہے ہیں۔ اسرائیل میں ان کا بہت بڑا دفتر قائم ہے جہاں بیٹھ کر یہ عالم اسلام خصوصاً پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے ہیں۔ اگر ان این جی اوز کو انسانی حقوق کی پامالی کا اتنا ہی خیال ہے تو وہ فلسطین میں اسرائیلی مظالم کے خلاف راست اقدم کیوں نہیں اٹھاتیں۔ اگر انہوں نے ایسا کام کر دیا تو ان کو مغربی ممالک سے ملنے والے فنڈز ہمیشہ کے لیے بند اور ان کے اثاثے ضبط ہو جائیں گے۔

مسجد اقصیٰ آج یہودیوں کے نرغے میں ہے۔ یہودی مسلمانوں کے اس قبلۂ اول کو شہید کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس میں نماز و جمعہ ادا کرنے پر یہودیوں نے پابندی لگا دی ہے۔ مسجد اقصیٰ آج پھر کسی صلاح الدین ایوبیؒ کی منتظر ہے کہ وہ آئے اور اسے یہودیوں کے شکنجے سے ہمیشہ کے لئے آزاد کرائے اور یہود و نصاریٰ کو واصل جہنم کرے۔ مسجد اقصیٰ آج رو رو کر ہم سے یہ سوال کرتی ہے کہ مسلمان قوم کیوں خواب غفلت میں ہے مسجد اقصیٰ کہہ رہی ہے کہ آج مسلمان کا ضمیر کیوں سو گیا ہے۔ بیدار کیوں نہیں ہوتا؟ مسجد اقصیٰ اپنے اوپر ہونے والے مظالم پر خون کے آنسو رو رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ وہ وقت کب آئے گا جب وہ آزاد ہو گی اس کی آواز پر مسلمان لبیک کیوں نہیں کہہ رہے؟ مسلمانوں کو مغربی ثقافت کے اپناتے ہوئے دیکھ کر اور زیادہ دکھی ہو جاتی ہے۔

ان شاء اللہ! وہ وقت دور نہیں جب مسجد اقصیٰ آزاد ہو جائے گی۔ اس کے گرد یہودیوں کا مہیب سایہ ہمیشہ کے لئے ہٹ جائے گا۔ مسلم قوم خواب غفلت سے بیدار ہو رہی ہے۔ ان کے سوئے ہوئے اور مردہ ضمیر جاگ اٹھے ہیں۔ فلسطین میں ہونے والا ظلم اب مزید برداشت نہ کیا جائے گا۔ مسلمان مغربی ثقافت کو چھوڑ کر اسلامی تہذیب کی ٹھنڈی چھاؤں میں آ رہے ہیں اسرائیل کے خلاف علم جہاد بلند ہونے والا ہے اور وہ وقت دور نہیں جب امریکہ کے روس کی طرح ان گنت ٹکڑے ہو جائیں گے کشمیر بھی آزاد ہو گا دہلی کے لال قلعے پر اسلامی پرچم لہرائے گا۔

ہندو بنیا کشمیر سے ہمیشہ کیلئے نکل جائے گا۔ بھارت کو کہیں بھی پناہ نہیں ملے گی چیچنیا جلد ہی آزادی کے سانس لے سکے گا روس ایک بار پھر منہ کی کھائے گا مسلمانوں میں ابھی جذبۂ جہاد و حریت اور حمیت زندہ ہے مسلمان اپنے حقوق لینا جانتے ہیں وہ وقت زیادہ دور نہیں جب عالم اسلام متحد و متفق ہو کر تمام مقبوضہ علاقوں کو آزاد کریں گے۔ اسلامی نظام کا نفاذ ہو گا۔ اللہ اور اس کے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا قانون اس ملک میں چلایا جائے گا۔ جمہوریت کی بساط لپٹی جا رہی ہیں حکومت الٰہیہ نافذ کی جائے گی یہ سب کچھ بالکل آسان ہے یہ سب کچھ ابھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ ہم سب کو آپس میں متحد و متفق ہونا پڑے گا تمام تر اختلافات اور دشمنی و عداوت کو بھول کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا ورنہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔

تمہاری داستان تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں